مقام فیض کوئی راہ میں جچا ہی نہیں
جو کوئے یار سے نکلے تو سوئے دار چلے

اب شورش نے یہ مقطع لکھ کر گرہ لگائی کہ "بھٹو صاحب کو دار ورسن سے کیا نسبت؟" "یار" مناسب ہو گا۔ قدرت کے کھیل دیکھئے۔ بھٹو مرحوم ہی "سوئے دار" جا کر رہے۔ بھٹو مرحوم نے ایک دن شورش کے گھر جا کر صلح کر لی تھی۔

○

لاہور کسی تقریب میں جنرل ضیاء الحق صدر جلسہ تھے۔ اسٹیج پر دلدار پرویز بھٹی مرحوم مہمان مقرروں کا تعارف کراتے ہوئے چٹکلے چھوڑتے تو حاضرین جلسہ خوش ہو جاتے۔ پچھلی قطار میں شہرت یافتہ صابری برادران میں سے کوئی ایک بھائی وقفے سے اپنی قوالی کے انداز میں "اللہ" کا نعرہ لگا دیتا۔ اسٹیج پر کھڑا مقرر اس طرف دیکھنے لگتا۔ اب اسٹیج سیکرٹری دلدار پرویز کچھ کہہ رہے تھے کہ اللہ کا نعرہ پھر گونجا (وہ صدر مملکت کو اس تقریب میں اپنی حاضری کا یقین دلا رہے ہوں گے) تب دلدار پرویز نے کہا "صابری صاحب! آج تو آپ نے اللہ کو بہت یاد کیا ہے اس وقت کا خیال بھی کر لو۔ جب اللہ تمہیں یاد کرے گا" تب لوگ ہنس رہے تھے اور صدر ضیاء بھی مشکل سے ہنسی ضبط کر رہے تھے۔

○

شورش کاشمیری

علامہ اقبال کی صدارت میں امیر شریعت کی تقریر

تحریک کشمیر (۱۹۳۱ء) کے دنوں لاہور کے موچی دروازہ باغ میں مجلس احرار اسلام کا جلسہ عام منعقد ہوا، جلسے سے پہلے جلوس نکالا گیا، جو سارے شہر سے ہوتا ہوا موچی دروازہ کے باغ میں ختم ہوا۔ علامہ اقبال صدر جلسہ تھے اور انہیں خاص طور پر مدعو کیا گیا تھا۔ مسلمان جس جوش و جذبے کے ساتھ نعرہ ہائے تکبیر بلند کر رہے تھے۔ وہ علامہ اقبال کے سرخ و سپید چہرے پر بہت انبساط کی لہریں لے رہا تھا، سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے تقریر کی، علامہ مبہوت ہو کر سنتے اور سر دھنتے رہے۔ معلوم ہوتا تھا ایک عظیم کھلاڑی چوگان کھیل رہا ہے۔ لوگوں کی عقلیں ان کی خطیبانہ مٹھی میں تھیں۔ وہ تقریر کر چکے تو لوگوں نے شور مچایا......علامہ اقبال بولیں۔ شاہ جی نے معذرت کی کہ علامہ بیمار ہیں اور ان کا گلا خراب ہے۔ لوگ کہاں مانتے؟ غل مچا...... شعر ہونے چاہئیں، آوازیں تھیں کہ فضا کو ہلا رہی تھیں، عوام کا اصرار بڑھتا ہی گیا۔ جب کوئی سا اعتذار یا انکار کام نہ آیا اور لوگوں نے منتشر ہونے سے انکار کر دیا تو علامہ مسکراتے ہوئے اٹھے اور مٹھی کو ہوا میں